OPEN ACCESS: "*EPISTEMOLOGY*"
eISSN: 2663-5828;pISSN: 2519-6480
Vol.10 Issue 11 June 2022

(*)میثاقِ مدینہ کی اسنادی اور تشریحی حیثیت کا تجزیاتی جائزہ

ANALYTICAL REVIEW OF THE CERTIFICATION AND INTERPRETIVE STATUS OF CHARTER OF MADINA

Dr. Abdulrahman Khalid Madni
Associate Professor, Department of Islamic Thought and Civilization, University of Management and Technology, Lahore.

Ms. Fatima Khan
M.Phil Islamic Studies (Specialization in Seerat un Nabi), Department of Islamic Thought and Civilization, University of Management and Technology, Lahore.

Abstract: The charter of Madina is the base to construct a society as a role model. For this purpose, our beloved Hazrat Muhammad (PBUH) made the treaty according to the situation of whole society. The Treaty of Madina includes Oneness of Allah, authority of Prophet Muhammad (PBUH), written constitution, concept of Ummah, rights of women, freedom in religious practices, rule of law, strong defense system, economic stability, human rights, place of peace etc. On the other hand, historians talk about the authenticity of charter. Some of them having different stance which mention below. However,the charter'sarticles commonly implementable in every era.

Keywords: written constitution, religious practices, defense system, economic stability, human rights..

1۔ میثاقِ مدینہ کی اسنادی حیثیت اور محققین کی آراء

متعدد جدید محققین نے وثیقہ پر اعتماد کرتے ہوئے اس پر اپنی تحقیقات کی بنیاد رکھی ہے جو کہ یہ ہے:

1۔استاذ یوسف العش رحمۃ اللہ کی رائے ہے کہ وثیقہ مذکورہ موضوع ہے اور وہ کہتے ہیں کہ اس کی قانونی اہمیت کے باوجود وہ فقہ کی کتابوں اور کسی صحیح حدیث کی کتاب میں وارد نہیں ہے۔ بلکہ ابن اسحاق نے اسے بغیر اسناد کے روایت کیا ہے اور ان سے ابن سید الناس نے نقل کیا ہے اور اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ کثیر بن عبداللہ بن عمرہ المزنی رحمۃ اللہ نے اس تحریر کو اپنے باپ اور اور انھوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے۔اور ابن حبان البستی نے بیان کیا: کہ کثیر المزنی نے اپنے باپ اور اس نے اپنے دادا سے موضوع تحریر روایت کی ہے،اور کتابوں میں اس کا ذکر تعجب کے ساتھ ہوتا ہے اور العش رحمۃ اللہ کی رائے ہے کہ ابن رحمۃ اللہ اسحاق نے ابن کثیر رحمۃ اللہ کی روایات پر اعتماد کیا ہے لیکن اسناد کو حذف کر دیا ہے۔استاد العش رحمۃ اللہ کا خیال ہے کہ وثیقہ کو ابن رحمۃ اللہ اسحاق کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیا۔اور اس کی اسناد ناپید ہیں سوائے اس کے جو ابن سید الناس نے ابن ابی خیثمہ رحمۃ اللہ سے کثیر المزنی کے طریق سے روایت کیا ہے۔ لیکن ابو عبید القاسم بن سلام رحمۃ اللہ نے وثیقہ کو زہری رحمۃ اللہ کی سند کے ساتھ بیان کیا ہے اور وہ آزاد سند ہے جس کا کثیر المزنی رحمۃ اللہ سے کوئی تعلق نہیں۔اور اس چیز کے پیش نظر کہ ابن اسحاق زہری رحمۃ اللہ کے سر کردہ تلامیذ میں سے ہیں۔اس بات کا احتمال ہے کہ انھوں نے وثیقہ کو زہری کے طریق پر وارد کیا ہوا اگرچہ بیہقی رحمۃ اللہ نے وثیقہ جو مہاجرین اور انصار کے مابین تعلقات کی تعیین کرتا ہے،کا ذکر ابن سعد کی اسناد کے ساتھ کیا ہے جس میں یہود سے متعلق شقیں شامل نہیں۔اور بالیقین نہیں کہا جا سکتا کہ ابن اسحاق نے یہود سے متعلقہ شقیں اس طریق سے اخذ کیں یا کسی دوسرے طریق سے۔ بیہقی رحمۃ اللہ کا کہنا ہے کہ :" مجھے ابو عبداللہ الحافظ نے خبر دی ہے کہ اس نے ابو العباس محمد بن یعقوب رحمۃ اللہ سے اور اس نے احمد ابن عبد الجبار سے اور اس نے یونس بن بکیر سے اور اس نے ابن اسحاق سے سنا کہ اس نے کہا کہ مجھے عثمان بن محمد بن مغیرہ بن اخنس بن شریق نے بیان کیا ہے کہ میں نے یہ تحریر عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کی آل سے حاصل کی ہے جو ان کی کتابِ صدقہ کے ساتھ منسلک تھی۔" جب کہ ان اسناد کے ساتھ حدیث کمزور ہے کیونکہ عثمان رحمۃ اللہ جذبات میں اسے قبول کرتے ہیں۔ اس کی اسناد میں عثمان رحمۃ اللہ کی طرح کے دیگر راوی بھی ہیں جن میں ضعف ہے حالانکہ وہ سچا ہے مگر وہم کا شکار ہے۔یونس بن بکیر رحمۃ اللہ غلطی کر جاتا ہے اور عطار رحمۃ اللہ ضعیف ہے مگر سیرت کے لیے اسے صحیح سمجھا جاتا ہے۔ لہٰذا

ضعف کے باوجود ان کی روایات پر اعتماد کرنا صحیح ہے۔ یہ نص اس بنیاد کو ڈھا دیتی ہے جس پر استاد العش رحمۃ اللہ نے اپنی رائے استوار کی ہے۔ نیز یہ کہ وثیقہ پر موضوع ہونے کا اس لیے حکم نہیں لگایا جاسکتا کہ حدیث کی کتابیں مکمل طور پر اسے بیان نہیں کرتیں۔ حدیث کی کتابوں میں بہت سے منتخب حصے وارد ہیں جن کی ایک بڑی تعداد اس کی دفعات پر مشتمل ہے۔ جیسا کہ تحقیق کے دوران اسے بیان کیا جائے گا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ دستاویز یعنی وثیقہ پر موضوع ہونے کا حکم لگانا ایک مفروضہ ہے تاہم یہ دستاویزات مجموعی طور پر صحیح احادیث کے درجے کو نہیں پہنچتیں کیونکہ ابن اسحاق نے اس روایت کو اپنی سیرت کی کتاب میں اسناد کے بغیر روایت کیا ہے جو اسے کمزور بنا دیتی ہے۔ اور بیہقی رحمۃ اللہ نے بھی ابن اسحاق کی سند سے اسے روایت کیا ہے جس کی اسناد میں سعد بن منذر ہے۔ اور وہ مقبول ہیں۔ لہٰذا اسے قبول کیا جاتا ہے۔ اور ابن ابی خثیمہ رحمۃ اللہ نے اسے، کثیر بن عبداللہ بن عمرہ مزنی کے طریق سے بیان کیا ہے جبکہ وہ موضوعات کے راوی ہیں اور ابو عبید القاسم رحمۃ اللہ نے منقطع اسناد سے روایت کیا ہے جو زہری رحمۃ اللہ تک رک جاتی ہیں۔۔ اور وہ صغار تابعین میں سے ہیں، اس لیے ان کی مراسیل کو دلیل نہیں بنایا جاسکتا۔

لیکن اس دستاویز کی بعض نصوص احادیث کی کتابوں میں متصلہ اسانید کے ساتھ وارد ہوئی ہیں اور ان میں سے بعض کو بخاری رحمۃ اللہ و مسلم رحمۃ اللہ نے ذکر کیا ہے۔ لہٰذا یہ نصوص صحیح احادیث ہیں۔ فقہاء نے ان سے دلیل لی ہے اور انھیں احکام کی بنیاد بنایا ہے۔ نیز ان میں سے بعض مسند احمد، سنن ابی داؤد، ابن ماجہ، اور ترمذی میں وارد ہوئی ہیں اور یہ نصوص دستاویز کی روایات کے علاوہ دیگر اسانید کے طور پر وارد ہوئی ہیں۔ اگرچہ مجموعی طور پر دستاویز احکام شریعت میں بطور ثبوت نہیں لائی جاسکتی سوائے اس کے جو اس میں صحیح احادیث کی کتابوں میں وارد ہوا ہے تاہم یہ دستاویز تاریخی تحقیق کی صحیح بنیاد بنتی ہے جسے اس درجے کی صحت کی ضرورت نہیں ہوتی ہے، جس کا احکام شریعت تقاضا کرتے ہیں بالخصوص جب کہ دستاویز متعدد طرق سے وارد ہوئی ہے جس سے زیادہ مضبوط ہو جاتی ہے۔ نیز زہری رحمۃ اللہ سیرت نبوی کی کتاب میں اولین راویوں میں سے بڑے عالم ہیں۔ پھر یہ کہ سیرت کی عام کتابیں اور تاریخ کے مصادر نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی یہود کے ساتھ امن پسندی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے درمیان ایک دستاویز کی تحریر کا ثبوت ہیں۔ جیسا کہ وہ مہاجرین و انصار کے درمیان دستاویز کی تحریر کا ثبوت ہیں۔ (1)

2۔ڈاکٹر ضیاء العمری کی تحقیق کے مطابق یہ دراصل دو وثیقے ہیں جن میں سے ایک یہودیوں کے ساتھ معاہدہ سے متعلق ہے جو واقعہ بدر اولی سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ تشریف آوری کے وقت لکھا گیا اور دوسرا مہاجرین وانصار کے مابین معاہدے اور ان سے متعلقہ ذمہ داریوں کے تعین کے ساتھ بدر کے بعد لکھا گیا لیکن مؤرخین نے دونوں وثیقوں کو اکٹھا کر لیا۔[2]

3۔ڈاکٹر رانا خالد مدنی صاحب کی تحقیق کے مطابق یہ میثاق اپنی اس حالت میں تمام اسانید سے صحیح درجے تک نہیں پہنچتا، تاریخی مطالعہ میں قابل احتجاج ہے جب کے شرعی احکام میں اس سے احتجاج نہیں کیا جاسکتا، ماسوائے اس کے جو حصے کتب حدیث میں صحیح سند سے ثابت ہیں اس میثاق کی قدیم ترین روایت محمد بن اسحاق (متوفی: 151 ہجری) نے بغیر سند اپنی معروف کتاب ''السیر'' میں کی ہے. اور زیادہ تر مورخین نے وہاسے نقل کیا ہے۔[3]

2۔میثاقِ مدینہ کی شقوں کا تشریحی مطالعہ

میثاقِ مدینہ کی شقوں کی تشریحی حیثیت درج ذیل ہے:

1۔اسلامی امت قبیلے سے اوپر ہے۔(دفعہ نمبر 2،1)

2۔اجتماعی کفالت ہوگی۔(دفعہ نمبر 3،4،5،6،7،8،9،10،11)

3۔جو معاہدات کی مخالفت کرتے ہیں ان کو منع کیا گیا ہے۔(دفعہ نمبر 13)

4۔امان یعنی مسلمان کی پناہ کا احترام کرنا۔(دفعہ نمبر 15)

5۔تمام اقلیات کی حفاظت کرنا۔(دفعہ نمبر 16)

6۔اجتماعی امن، قصاص اور دیت کی ضمانت دینا۔(دفعہ نمبر 12)

7۔حکم میں رجوع اسلامی شریعت کی طرف ہوگا۔(دفعہ نمبر 42)

8۔تمام لوگ اپنے اعتقاد میں آزاد ہوں گے۔(دفعہ نمبر 25-35)

9۔دفع کے لیے حکومت کی مدد، تمام رایاعا (مسلم، غیر مسلم) سب کو کرنا ہوگی۔(دفعہ نمبر 24)

10۔ہر گروہ مالی معاملات میں آزاد ہوں گے۔(دفعہ نمبر 37)

11۔تمام معاہدین دشمنوں کا مل کر مقابلہ کریں گے۔(دفعہ نمبر 44)

12۔اچھائی کی تربیت اور نصیحت مسلمانوں اور اہل کتاب کے درمیان ہو گی۔(دفعہ نمبر46)

13۔ہر گروہ کو آزادی ہے کہ وہ اپنے گروہی حلیف بنائے، جو حکومت کو نقصان نہ پہنچائے۔(دفعہ نمبر45)

14۔مظلوم کی حفاظت کرنا لازمی ہے۔(دفعہ نمبر47)

15۔ہر ملک میں رہنے والے ہر انسان کو امن کا حق ہے(دفعہ نمبر47)(4)(5)(6)(7)(8)(9)(10)

3۔میثاق مدینہ کی دفعات

1- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هٰذَا كِتَابٌ مِنْ مُحَمَّدٍالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ قُرَيْشٍ وَ يَثْرِبَ ، وَ مَنْتَبِعَهُمْ فَلَحِقَ بِهِمْ و جَاهَدَ مَعَهُمْ۔

اللہ کے نام سے جو بہت مہربان، رحم کرنے والا ہے، یہ تحریر(معاہدہ) ہے محمد نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مومنین و مسلمین قریش کے درمیان واہل یثرب اور جو ان کے تابع ہو کر ان کے ساتھ لاحق ہوں، اور ان کے ساتھ مل کر(جہاد، کوشش) میں برابر شریک رہیں گے۔

2- اِنَّهُمْ اُمَّةٌوَاحِدَةٌمِنْ دُوْنِالنَّاسِ۔

معاہدین، غیر معاہدین کے مقابلے میں ایک جماعت ہو گی۔

3- اَلْمُهَاجِرُوْنَ مِنْ قُرَيْشٍ عَلىٰرِبْعَتِهِمْ يَتَعَاقَلُوْنَ بَيْنَهُمْ وَهُمْ يَفْدُوْنَ عَانِيَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَالْقِسْطِ بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ۔

مہاجرین قریش اپنی سابقہ حالت کے مطابق خون بہا کی ادائیگی کے ذمہ دار ہونگے۔ نیز اپنے قیدیوں کو فدیہ دے کر خود رہائی دلائیں گے۔ یہ امور مومنین کے درمیان بھلائی وانصاف مبنی ہوں گے۔

4- وَ بَنُوْعَوْفٍعَلىٰ رِبْعَتِهِمْ يَتَعَاقَلُوْنَ مَعَاقِلَهُمُ الْأُوْلىٰ ،وَكُلّ طَائِفَةٍ تَفْدِيْ عَانِيَهَا بِالْمَعْرُوْفِ وَ الْقِسْطِ بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ.

بنو عوف اپنی سابقہ حالت کے مطابق خون بہا کی ادائیگی کے ذمہ دار ہونگے۔ اور ہر جماعت اپنے قیدیوں کو فدیہ دے کر خود ہی رہائی دلائے گی۔ یہ امور مومنین کے درمیان بھلائی وانصاف مبنی ہوں گے۔

5- وَ بَنُوْ الْحَارِثِ عَلىٰ رِبْعَتِهِمْ يَتَعَاقَلُوْنَ مَعَاقِلَهُمُ الْأُوْلىٰ ،وَكُلّ طَائِفَةٍتَفْدِيْ عَانِيَهَا بِالْمَعْرُوْفِ وَ الْقِسْطِ بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ.

بنوالحارث اپنی سابقہ حالت کے مطابق خون بہا کی ادائیگی کے ذمہ دار ہونگے۔اور ہر جماعت اپنے قیدیوں کو فدیہ دے کر خود ہی رہائی دلائے گی۔یہ امور مومنین کے درمیان بھلائی اور انصاف پر مبنی ہوں گے۔

6-وَ بَنُوْسَاعِدَةَعَلَىٰ رِبْعَتِهِمْ يَتَعَاقَلُوْنَ مَعَاقِلَهُمْ الْأُوْلَىٰ ،وَكُلُ طَائِفَةٍتَفْدِيْ عَانِيْهَا بِالْمَعْرُوْفِ وَ الْقِسْطِ بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ.

بنوساعدۃ اپنی سابقہ حالت کے مطابق خون بہا کی ادائیگی کے ذمہ دار ہوگئے۔اور ہر جماعت فدیہ دے کر اپنے قیدیوں کو خود ہی رہائی دلائے گی۔یہ امور مومنین کے درمیان بھلائی وانصاف مبنی ہوں گے۔

7-وَ بَنُوْجُشَمٍ عَلَىٰ رِبْعَتِهِمْ يَتَعَاقَلُوْنَ مَعَاقِلَهُمْ الْأُوْلَىٰ ،وَكُلّ طَائِفَةٍتَفْدِيْ عَانِيْهَا بِالْمَعْرُوْفِ وَ الْقِسْطِ بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ.

بنوجشم اپنی سابقہ حالت کے مطابق خون بہا کی ادائیگی کے ذمہ دار ہونگے۔اور ہر جماعت فدیہ دے کر اپنے قیدیوں کو خود ہی رہائی دلائے گی۔یہ امور مومنین کے درمیان بھلائی وانصاف مبنی ہوں گے۔

8-وَ بَنُوالنّجّارِعَلَىٰ رِبْعَتِهِمْ يَتَعَاقَلُوْنَ مَعَاقِلَهُمْ الْأُوْلَىٰ ،وَكُلّ طَائِفَةٍتَفْدِيْ عَانِيْهَا بِالْمَعْرُوْفِ وَ الْقِسْطِ بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ.

بنوالنجار اپنی سابقہ حالت کے مطابق خون بہا کی ادائیگی کے ذمہ دار ہونگے۔اور ہر جماعت فدیہ دے کر اپنے قیدیوں کو خود ہی رہائی دلائے گی۔یہ امور مومنین کے درمیان بھلائی وانصاف مبنی ہوں گے۔

9- وَ بَنُوْعَمْرِو بْنِ عَوْفٍعَلَىٰ رِبْعَتِهِمْ يَتَعَاقَلُوْنَ مَعَاقِلَهُمْ الْأُوْلَىٰ ،وَكُلّ طَائِفَةٍ تَفْدِيْ عَانِيْهَا بِالْمَعْرُوْفِ وَ الْقِسْطِ بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ.

بنوعمرو بن عوف اپنی سابقہ حالت کے مطابق خون بہا کی ادائیگی کے ذمہ دار ہوں گے۔اور ہر جماعت فدیہ دے کر اپنے قیدیوں کو خود ہی رہائی دلائے گی۔یہ امور مومنین کے درمیان بھلائی وانصاف مبنی ہوں گے۔

10-وَ بَنُو النّبِيْتِ عَلَىٰ رِبْعَتِهِمْ يَتَعَاقَلُوْنَ مَعَاقِلَهُمْ الْأُوْلَىٰ ،وَكُلّ طَائِفَةٍتَفْدِيْ عَانِيْهَا بِالْمَعْرُوْفِ وَ الْقِسْطِ بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ.

بنوالنبیت اپنی سابقہ حالت کے مطابق خون بہا کی ادائیگی کے ذمہ دار ہوں گے۔اور ہر جماعت فدیہ دے کر اپنے قیدیوں کو خود ہی رہائی دلائے گی۔یہ امور مومنین کے درمیان بھلائی وانصاف مبنی ہوں گے۔

11-وَ بَنُو الْأَوْسِعَلَى رِبْعَتِهِمْ يَتَعَاقَلُوْنَ مَعَاقِلَهُمْ الْأُوْلَى ،وَكُلّ طَائِفَةٍتَفْدِيْ عَانِيْهَا بِالْمَعْرُوْفِ وَ الْقِسْطِ بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ.

بنوالاوس اپنی سابقہ حالت کے مطابق خون بہا کی ادائیگی کے ذمہ دار ہوں گے۔اور ہر جماعت فدیہ دے کر اپنے قیدیوں کو خود ہی رہائی دلائے گی۔ یہ امور مومنین کے درمیان بھلائی وانصاف مبنی ہوں گے۔

12-وَ إِنّ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا يَتْرُكُوْنَمُفْرَحًا بَيْنَهُمْ أَنْيُعْطُوْهُ بِالْمَعْرُوْفِفِيْ فِدَاءٍ أَوْ عَقْلٍ ، وَأَنْ لَا يُحَالِفُمُؤْمِنٌ مَوْلَى مُؤْمِنٍدُوْنَهَ۔

اہل ایمان میں سے اگر کسی نادار فرد پر فدیہ یا دیت ہو تو اہل ایمان اسے مشروع طریقے کے مطابق ادا کریں گے۔ اور کسی مومن کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی مومن کے غلام کو اپنا حلیف بنائے۔

13-وَ إِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ الْمُتَّقِيْنَ (أيديهم) عَلَى (كل) مَنْ بَغَى مِنْهُمْ أَوْ ابْتَغَى دَسِيْعَةَ ظُلْمٍ أَوْ إِثْمٍ أَوْ عُدْوَانٍ ، أَوْ فَسَادٍ بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَإِنّ أَيْدِيَهُمْ عَلَيْهِ جَمِيْعًا، وَلَوْ كَانَ وَلَدَ أَحَدِهِمْ۔

تمام مومنین راست باز ہر ایسے فرد کی مخالفت کریں جو ان سے زیادتی سے مال طلب کرے یا ان کے درمیان سرکشی، فتنہ خرابی، بے انصافی برپا کرنا چاہے۔ایسے سرکش کی سزا کے لیے سب متحد رہیں گے۔ خواہ وہ سرکش ان میں سے کسی کا فرزند ہی کیوں نہ ہو۔

14 -وَلَا يَقْتُلُ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنًا فِيْ كَافِرٍ وَلَا يَنْصُرُ كَافِرًا عَلَى مُؤْمِنٍ۔

کسی مومن کو حق حاصل نہ ہوگا کہ وہ کسی مومن کو کسی کافر کے بدلے قتل کردے یا کسی مومن کے مقابل کسی کافر کی مدد کرے۔

15- وَ إِنّ ذِمّةَ اللهِ وَاحِدَةٌ يُجِيْرُ عَلَيْهِمْ أَدْنَاهُمْ، وَ إِنّ الْمُؤْمِنِيْنَ بَعْضُهُمْ مَوَالِيَ بَعْضٍ دُوْنَ النّاسِ۔

اللہ تعالی کا عہد و پناہ اور ذمہ داری ایک ہی ہے۔ایک معمولی آدمی کا دیا ہوا ذمہ بھی تمام مومنوں پر لاگو ہوگا سب مومن دوسروں کے مقابلہ میں بھائی بھائی ہیں۔

16-وَ إِنّهُ مَنْ تَبِعَنَا مِنْ يَهُوْدَ فَإِنّ لَهُ النّصْرَ وَالْأُسْوَةَ غَيْرَ مَظْلُوْمِيْنَ وَ مُتَنَاصِرِيْنَ عَلَيْهِمْ.

جن یہودیوں نے ہمارے ساتھ معاہدہ کیا ہے وہ تمام مومنوں کی طرف سے ہمدردی کے مستحق ہوں گے اور برابر نہ ان پر ظلم کیا جائے گا اور نہ ان کے خلاف تعاون کیا جائے گا۔

17- وَ إِنّسِلْمَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاحِدَةٌ لَا يُسَالَمُ مُؤْمِنٌ دُوْنَ مُؤْمِنٍ فِيْ قِتَالٍ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ إِلّا عَلَى سَوَاءٍ وَ عَدْلٍ بَيْنَهُمْ۔

تمام مومنوں کی صلح ایک ہو گی۔ جنگ کی صورت میں کوئی مومن دوسرے مومن کو چھوڑ کر قتال فی سبیل اللہ کے سلسلے میں اس وقت تک صلح نہیں کرے گا جب تک تمام مومن صلح نہیں کریں گے۔

18-وَ إِنّ كُلّ غَازِيَةٍ غَزَتْ مَعَنَا يُعْقِبُ بَعْضُهَا بَعْضًا ۔

اور یہ تمام معاہدین باری باری جنگ میں ہمارے ساتھ شامل رہیں گے۔

19-وَ إِنّ الْمُؤْمِنِيْنَ يُبِيءُبَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ بِمَا نَالَ دِمَاءَ هُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ۔

اور تمام مومن اس خون میں ایک دوسرے کے برابر ہوں گے جسے جہاد فی سبیل اللہ بہائے گا۔

20-وَ إِنّ الْمُؤْمِنِيْنَ الْمُتّقِيْنَ عَلَى أَحْسَنِ هُدًى وَ أَقْوَمِهِ وَإِنّهُ لَا يُجِيْرُ مُشْرِكٌ مَالًا لِقُرَيْشٍ وَلَا نَفْسَهَا، وَ لَا يَحُوْلُ دُوْنَهُ عَلَى مُؤْمِنٍ.

اور بے شک سب موئین متقی براہ راست اور بہتر طریقے پر ہیں، اور کوئی مشرک قریش کی جان ومال و کسی طرح کی پناہ نہ دے گا اور نہ کی مومن کے آگے اس کی حفاظت کے لیے رکاوٹ بن سکتا ہے۔

21-وَإِنّهُ مَنْ اعْتَبَطَ مُؤْمِنًا قَتْلًا عَنْ بَيّنَةٍ فَإِنّهُ قَوَدٌ بِهِ إِلّا أَنْ يَرْضَى وَلِيّ الْمَقْتُوْلِ (بالعقل) وَ إِنّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ كَافَةً وَلَا يَحِلّ لَهُمْ إِلّا قِيَامٌ عَلَيْهِ.

گر بے گناہ مومن کو کوئی قتل کر دے اور اس کا ثبوت مل جائے تو قاتل سے قصاص لیا جائے گا۔ یا مقتول کے ورثاء دیت لے کر راضی ہو جائیں۔ اور تمام مومن قتل کرنے والے کے خلاف ہوں گے اور اس کے علاوہ کچھ حلال نہ ہو گا کہ اس کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں۔

22-وَ إِنّهُ لَا يَحِلّ لِمُؤْمِنٍ أَقَرّ بِمَا فِيْ هَذِهِ الصّحِيْفَةِ ، وَآمَنَ بِاللهِوَالْيَوْمِ الآخِرِ أَنْ يَنْصُرَ مُحْدِثًا وَلَا يُؤْوِيْهِ ، وَأَنّهُ مَنْنَصَرَهُ أَوْ آوَاهُ فَإِنّ عَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَغَضَبِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ۔

ہر مومن جو اس معاہدہ کو تسلیم کرے اور اس کی پابندی کا اقرار بھی کرے اللہ تعالی اور روز قیامت پر ایمان بھی رکھے اس کے لیے ہر گز جائز نہ ہو گا کہ وہ کسی مجرم (جس پر شرعی حد واجب ہو چکی ہو) اس کی مدد کرے یا اسکو پناہ

دے جو شخص ایسے انسان کی مدد کرے گا یا اسے پناہ دے گا اس پر اللہ کی لعنت اور غضب قیامت کے دن نازل ہوگا اور اس کا کوئی کام (فرض نفل) قبول نہ کیا جائے گا۔

23- وَإِنّكُمْ مَهْمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍفَإِنّ مَرَدّهُ إِلَى اللهِ عَزّ وَجَلّ وَ إِلَى مُحَمّدٍ صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ.

اور اگر معاہدین کے درمیان کسی قسم کا بھی اختلاف رونما ہو جائے تو اس کے فیصلہ کے لیے اللہ عزوجل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع کیا جائے گا۔

24 -وَ إِنّ الْيَهُوْدَيُنْفِقُوْنَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَا دَامُوْا مُحَارِبِيْنَ.

معاہدہ کی رو سے یہودیوں پر لازم ہوگا کہ وہ مومنوں کی حالت جنگ میں ان کے ساتھ تمام اخراجات میں برابر کے شریک ہوں گے۔

25 -وَ إِنّيَهُوْدَبَنِيْ عَوْفٍ أُمّةٌ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ، لِلْيَهُوْدِ دِيْنُهُمْ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ دِيْنُهُمْ مَوَالِيْهِمْ وَأَنْفُسُهُمْ إِلّا مَنْ ظَلَمَ وَأَثِمَ فَإِنّهُ لَا يُوْتِغُ إِلّا نَفْسَهُ وَأَهْلُ بَيْتِهِ۔

بنی عوف کے یہودی مومنین کے ساتھ مل کر ایک جماعت متصور ہوں گے، یہودی اپنے دین کے پابند رہیں گے اور مومن اپنے دین کے پابند ہوں گے۔ اور ان کے غلاموں اور حلیف کا بھی یہی حق ہوگا کوئی فریق بھی ان معاہدین میں سے کوئی عہد شکنی کرے گا تو وہ اس جرم کی سزا (ہلاکت) کا خود اور اپنے گھر والوں کے ساتھ مستحق ہوگا۔

26 -وَ إِنّ لِيَهُوْدِ بَنِيْ النّجّارِمِثْلَ مَا لِيَهُوْدِ بَنِيْ عَوْفٍ.

بنی النجار کے یہود کے ساتھ بنی عوف جیسا معاہدہ ہے۔

27 -وَ إِنّ لِيَهُوْدِ بَنِيْ الْحَارِثِ مِثْلَ مَا لِيَهُوْدِ بَنِيْ عَوْفٍ -

بنی الحارث کے یہود کے ساتھ بنی عوف جیسا معاہدہ ہے۔

28 - -وَ إِنّ لِيَهُوْدِ بَنِيْ سَاعِدَةَمِثْلَ مَا لِيَهُوْدِ بَنِيْ عَوْفٍ.

بنی ساعدہ کے یہود کے ساتھ بنی عوف جیسا معاہدہ ہے۔

29 - -وَ إِنّ لِيَهُوْدِ بَنِيْ جُشَمٍ مِثْلَ مَا لِيَهُوْدِ بَنِيْ عَوْفٍ.

بنی جشم کے یہود کے ساتھ بنی عوف جیسا معاہدہ ہے۔

30 -وَ إِنّ لِيَهُوْدِ بَنِيْ الْأَوْسِ مِثْلَ مَا لِيَهُوْدِ بَنِيْ عَوْفٍ.

بنی الاوس کے یہود کے ساتھ بنی عوف جیسا معاہدہ ہے۔

31- وَ إِنّ لِيَهُوْدِ بَنِيْثَعْلَبَةَ مِثْلَ مَا لِيَهُوْدِ بَنِيْ عَوْفٍ ، إِلّا مَنْ ظَلَمَ وَأَثِمَ، فَإِنّهُ لَا يُوْتِغُ إِلّا نَفْسَهُ وَأَهْلُ بَيْتِهِ.

بنی ثعلبہ کے یہود کے ساتھ بنی عوف جیسا معاہدہ ہے۔اس معاہدہ کی کوئی عہد شکنی کرے گا تو وہ اس جرم کیسزا (ہلاکت) کا خود اور اپنے گھر والوں کے ساتھ مستحق ہوگا۔

32 -وَ إِنّ جَفْنَةَ بَطْنٌ مِنْثَعْلَبَةَ كَا نُفُسِهِمْ۔

جفنۃ کے یہودی بنیثعلبہ کی شاخ کے ساتھ بھی بنی ثعلبہ جیسا معاہدہ ہے۔

33 -وَ إِنّ لِبَنِيْ الشّطِيْبَةَ مِثْلُ مَا لِيَهُودبَنِيْ عَوْفٍ، وَإِنّ الْبَرّ دُوْنَ الْإِثْمِ۔

بنی الشطیبۃ کے یہودی بنی عوف جیسے ہیں اور معاہدے کی پاس داری بد شکنی سے بہتر ہے۔

34 -وَإِنّ مَوَالِيْ ثَعْلَبَةَ كَاَنْفُسِهِمْ۔

بنیثعلبہ یہود کے حلیف بھی بنیثعلبہ جیسے ہیں۔

35 -وَإِنّ بِطَانَةَ يَهُوْدِ كَاَنْفُسِهِمْ۔

اور یہودیوں کی دوست دار قومیں بھییہود بھی جیسی ہیں (یہود کے مذکور قبیلوں کی ذیلی شاخوں کو بھی وہی حقوق و مراعات حاصل ہوں گے جو ان کو حاصل رہیں گے)۔

36 -وَ إِنّهُ لَا يَخْرَجُ مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلّا بِإِذْنِ مُحَمّدٍ صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ، وَإِنّهُ لَا يَنْحَجِزُ عَلَى ثَأْرَجُحْرٍ وَإِنّهُ مَنْ فَتَكَ فَبِنَفْسِهِ فَتَكَ وَأَهْلِ بَيْتِهِ إِلّا مَنْ ظَلَمَ وَإِنّ اللهَ عَلَى أَبَرّ هَذَا۔

کسی معاہدین میں سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگی اجازت کے بغیر کوئی فوجی اقدام نہیں کر سکے گا۔اور زخم کا بدلہ لینے میں رکاوٹ نہیں ڈالی جائے گی،اور جو ان معاہدین میں سے کوئی عہد شکنی کرے گا تو وہ خود اور اپنے گھر والوں کے ساتھ سزا کا مستحق ہوگا،اور اللہ تعالی معاہدے کی پاسداری کرنے والے کا حامی و ناصر ہے۔

37 -وَ إِنّ عَلَى الْيَهُوْدِ نَفَقَتَهُمْ وَعَلَى الْمُسْلِمِيْنَ نَفَقَتَهُمْ، وَإِنّ بَيْنَهُمُ النّصْرَ عَلَى مَنْحَارَبَ أَهْلَ هَذِهِ الْصّحِيْفَةَ ، وَ إِنّ بَيْنَهُمُ الْنّصْحَ وَالْنّصِيْحَةَ وَالْبِرّ دُوْنَ الْإِثْمِ وَإِنّهُ لَمْ يَأْثَمْ امْرُؤٌ بِحَلِيْفِهِ وَإِنّ الْنّصْرَ لِلْمَظْلُوْمِ۔

یہودی اپنے اخراجات کے ذمہ دار ہوں گے اور مسلمان اپنے اخراجات کے۔ اگر مسلمانوں اور یہود کے خلاف کوئی تیسری طاقت جنگ کرے گی تو دونوں قومیں مل کر اس کے خلاف جنگ کریں گے۔ اور وہ آپس میں خلوص اور خیر خواہی سے سلوک روا رکھیں گے، اور معاہدے کی پاس داری بد شگنی سے بہتر ہے۔ اور انسان اپنے حلیف کی وجہ سے مجرم ٹھرایا جائے گا اور مظلوم کی مدد کی جائے گی۔

38 -وَإِنّ الْيَهُوْدَ يُنْفِقُوْنَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَا دَامُوْا مُحَارَبِيْنَ.

یہود اس وقت تک مومنوں کے ساتھ اخراجات برداشت کریں گے جب تک جنگجاری رہے گی۔

39 -وَ إِنّ يَثْرِبَحَرَامٌ جَوْفَهَا لِأَهْلَ هَذِهِ الْصّحِيْفَةِ۔

فریقین پر یثرب (مدینہ طیبہ) کا میدان (جو پہاڑوں سے گھرا ہوا ہے) آئندہ کے لیے وہ حرام ہو گا۔

40 -وَ إِنّ الْجَارَكَالْنّفْسِ غَيْرَ مُضَارٍ وَلَا آثَمٌ.

پناہ حاصل کرنے والا بھی پناہ دینے والے کی طرح سلوک کا مستحق ہو گا اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا جائے گا اور نہ ہی یہ گنہگار ہو گا۔

41 -وَ إِنّهُ لَا تُجَارٌ حُرْمَةٌ إَلّا بِإِذْنِ أَهْلِهَا ۔

کسی عورت کو اس کے خاندان کی اجازت کے بغیر کوئی پناہ حاصل نہیں کر سکے گا۔

42- وَ إِنّهُ مَا كَانَ بَيْنَ أَهْلِ هَذِهِ الْصّحِيْفَةِ مِنْحَدَثٍ أَوْ اشْتِجَارٍ يُخَافُ فَسَادُهُ فَإِنّ مَرَدّهُ إِلَى اللهِ عَزّ وَجَلّ وَإِلَى مُحَمّدٍرَسُوْلِ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ وَإِنّ اللهَ عَلَى أَتْقَى مَا فِيْ هَذِهِ الْصّحِيْفَةِ وَأَبَرّهِ.

اگر معاہدین کے مابین کوئی نئی بات یا جھگڑے کی وجہ سے فساد کا ڈر لاحق ہو تو اس کے فیصلے میں اللہ عزو جل اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع کیا جائے گا۔ اور اللہ تعالی معاہدے کی خلوص کیساتھ پاسداری کرنے والے کا حامی و ناصر ہے۔

43 -وَ إِنّهُ لَا تُجَارُقُرَيْشٍ وَلَا مَنْ نَصَرَهَا.

قریش (مکہ) اور ان کے حامیوں کو پناہ نہیں دی جاسکے گی۔

44 -وَ إِنّ بَيْنَهُمْ الْنّصرِ عَلَى مَنْ دَهَمَيَثْرِبَ.

یثرب (مدینہ) پر حملہ آور کا مشترکہ دفاع کیا جائے گا۔

45- وَ إِذَا دُعُوْا إِلَى صُلْحٍ يُصَالِحُوْنَهُ وَ يَلْبِسُوْنَهُ فَإِنَّهُمْ يُصَالِحُوْنَهُ وَ يَلْبِسُوْنَهُ وَإِنَّهُمْ إِذَا دُعُوْا إِلَى مِثْلِ ذَلِكَ فَإِنَّهُ لَهُمْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ إِلَّا مَنْ حَارَبَ فِيْ الدِّيْنِ، عَلَى كُلِّ أُنَاسٍ حِصَّتُهُمْ مِنْ جَانِبِهِمْ الَّذِيْ قِبَلَهُمْ۔

مسلمانوں کییہود کیصلح اوریہود کی صلح مسلمانوں کیصلح متصور ہوگی۔البتہ جو دین کے ساتھ جنگ کرے گا وہ اس صلح میں شریک متصور نا ہوگا۔ مدینہ پر حملہ کی صورت میں ہر فریق اس حصہ کی مدافعت کرے گا جو اس کے سامنے ہوگا۔

46- وَ إِنَّ يَهُوْدَ الْأَوْسِ، مَوَالِيْهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ عَلَى مِثْلِ مَا لِأَهْلِ هَذِهِ الصَّحِيْفَةِ مَعَ الْبِرِّالْمَحْضِ؟ مِنْ أَهْلِ هَذِهِ الصَّحِيْفَةِ، وَإِنَّ الْبِرَّدُوْنَ الْإِثْمِ لَا يَكْسِبُ كَاسِبٌ إِلَّا عَلَى نَفْسِهِ وَ اِنَّ اللهَ عَلَى أَصْدَقِ مَا فِيْ هَذِهِ الصَّحِيْفَةِ وَ أَبَرِّهِ.

قبیلہ اوس کے یہود اور ان کے حلیفوں کو بھی وہی حقوق حاصل رہیں گے جو دوسرے معاہدین کو ہوں گے بشر طیکہ وہ اس معاہدہ کی وفاداری کا اظہار کریں۔ اور معاہدے کی پاس داری بدشگنی سے بہتر ہے، بدشگنی کرنے والا اسکی سزا کا مستحق ہوگا۔اور اللہ تعالی معاہدہ کی سچائی سے وفاداری کرنے والے کا حامی وناصر ہوگا۔

47- وَ إِنَّهُ لَا يَحُوْلُ هَذَا الْكِتَابُ دُوْنَ ظَالِمٍ وَ آثِمٍ، وَ إِنَّهُ مَنْ خَرَجَ آمِنٌ وَمَنْ قَعَدَ آمِنٌ بِالْمَدِيْنَةِ ، إِلَّا مَنْ ظَلَمَ أَوْ أَثِمَ وَإِنَّ اللهَ جَارٌلِّمَنْ بَرَّ وَاتَّقَى، وَمُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اور یہ معاہدہ کسی ظالم یا مجرم کے لیے آڑ نہ بنے گا،اور معاہدین میں سے اگر کسی کو مدینہ سے باہر جانا پڑے تو وہ امن کا مستحق ہوگا اور جو مدینہ میں رہے اس کے لیے بھی امن ہوگا۔ماسوائے ظالم یا مجرم کے۔ جو اس معاہدہ کی پاسداری کرے گا اس کا اللہ تعالی نگہباں ہوں گے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔(11)(12)

نتائج بحث

اس آرٹیکل میں میثاقِ مدینہ کی اسنادی و تشریحی حیثیت، محققین کی آراء اور میثاقِ مدینہ کی دفعات کا زکر ہے، جس سے یہ نتیجہ سامنے آتا ہے کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے جو معاہدہ کیا وہ رہتی دنیا کے لئے مثال ہے۔اس سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ ایسی جگہ جہاں غیر مسلم بھی ہوں، فسادت بھی ہوں اور مملکت کو اندرونی مشکلات کا سامنا بھی ہو وہاں کیسے معاملات کو دیکھنا ہے اور کیسے اسلامی قوانین کے مطابق مضبوط کرنا ہے۔مزید یہ کہ محققین کی آراء کے

مطابق اسکی اسنادی حیثیت میں مسائل ہیں لیکن اسکی تشریحی حیثیت میں کوئی اختلاف نہیں ہے اور آج کے دور میں اس پر عمل کر کے ملک وملت کو اندرونی وبیرونی خطرات اور مسائل سے بچایا جاسکتا ہے۔

حوالہ جات وحواشی

(*)ابن اسحاق اور قدیم سیرت نگاروں نے اسے ''الموادعۃ'' کا نام دا ہے۔ڈاکٹر صلابی اسے ''الوثیقہ اوالصحیفہ'' کا نام دیا ہے اور مبارکپوری نے اسے ''میثاق التحالف اسلامی'' کا نام دیا ہے۔حمیدی نے اسے ''صحیفہ المعاھدۃ بین اہل مدینہ''اور ڈاکٹر بوتی نے اسے ''وثیقہ بین مسلمین وغیر ھم'' کے نام سے موسوم کیا ہے۔جبکہ اس میثاق میں حکومت کے داخلی تمام اعمال مشتمل ہیں۔

1۔حافظ ابن حجر عسقلانی، تہذیب التہذیب (حیدر آباد دکن: دائرۃ المعارف، حیدر آباد دکن)، 422:8

2۔ڈاکٹر اکرم ضیاء العمری، مترجم: خدا بخش کلیار، سیرت رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم (لاہو: نشریات نعت اردو بازار)، 254۔

3۔ڈاکٹر رانا خالد مدنی، انسائیکلوپیڈیا مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، میثاقِ مدینہ'' صحیفہ ءمدینہ''(لاہور: یو ایم ٹی پر یس، لاہور)، 88۔

4۔ابن سید الناس (أبي الفتح محمد بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن یحیی))ت 734ھ-(: عیونالأثرفیفنونالمغازیوالشمائل والسیر، بیروت: دارالآفاق، 1977م۔

5۔ابن القیم (محمد بن أبي بکر أیوب الزرعي): زاد المعاد في هدي خیر العباد، تحقیق: شعیب الأرناؤوط-عبد القادر الأرناؤوط، بیروت— الکویت: مؤسسۃ الرسالۃ-مکتبۃ المنار الإسلامیۃ-الطبعۃ الرابعۃ عشر، 1407ھ--1986م۔

6۔ابن کثیر (إسماعیل بن عمر): السیرۃ النبویۃ، بیروت: مکتبۃ المعارف، د.ت۔

7۔ابن هشام (، أبو محمد بن عبد الملک): السیرۃ النبویۃ، دمشق: دار الفکر، د.ت۔

8۔السهیلي (أبو القاسم عبد الرحمن بن عبد اللہ) ت 581ھ-: الروض الأنف، تحقیق: عبد الرحمنالوکیل، القاهرۃ: 1967م۔

9۔عبد العزیز بن عبد اللہ الحمیدي: التاریخ الإسلامی مواقف وعبر، الإسکندریۃ: دار الدعوۃ، الطبعۃ الأولی، 1418ھ-1997م۔

10۔کونستانس جیورجیو: نظرۃ جدیدۃ في سیرۃ رسول اللہ، تعریب: محمد التونجي، د.م: الدار العربیۃ للموسوعات، الطبعۃ الأولی، 1983م۔

11۔ڈاکٹر رانا خالد مدنی، انسائیکلوپیڈیا مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، میثاقِ مدینہ ''صحیفہ ءمدینہ''(لاہور: یو ایم ٹی پریس)، 81۔

12۔الروض الانف :345/2، وعیون الاثر:261/1، البدایۃ والنہایۃ:222/2،الاموال ابنزنجویہ:117/2،الاموال لابی عبید القاسم السلام:215، فقہ السیرۃ:183،ومجموعہ الوثائق السیاسیۃ للعہد النبوی والخلافۃ الراشدہ:59۔